لازوال جموں
ہمیشہ آپ کے ساتھ

## اداریہ

# انسانی اسمگلنگ کا مذموم دھندہ!

ان دنوں اگر کہا جائے جعلی پاسپورٹ، ویزوں اور دیگر دوسرے دستاویز کی بنیاد پر بے روزگار نوجوانوں کو بالخصوص روزگار کا جھانسا دیکر دوسرے مما لک میں لے جانا"یا ایک ریاست سے دوسری ریاست میں منتقل کرنا یہی انسانی اسمگلنگ کا دھندہ کہلاتا ہے، حالانکہ کے ماضی میں انسانی اسمگلنگ کے دیگر طریقے بھی رائج رہے ہیں،لیکن وقت کے ساتھ ساتھ تعلیمی بیداری اور ملکی قوانین میں ترتیم کے تحت ان دھندوں پر پابندیاں عائد کی گئی، سخت ترین قوانین بنائے گئے۔لیکن باوجود اس کے آج تک اس دھندے پر مکمل کنٹرول نہیں ہوسکا، آج بھی کسی نہ کسی شکل میں انسانوں کا سودا کیا جاتا ہے،ان کی خرید وفروخت ہوتی ہے،بس فرق صرف اتنا ہے کہ اب طریقے بدل گئے ہیں۔ان دنوں ملک اور بیرون ملک میں روزگار کے نام پر بڑے پیمانے پر انسانی اسمگلنگ کا دھندہ کیا جاتا ہے،کئی ایسے غیر قانونی طور پر روزگار سنٹر قائم کئے گئے ہیں، جہاں پر دھوکہ بازی سے بے روزگار نوجوانوں کو روزگار کی لالچ دیکر بڑے بڑے خواب دیکھا کر دیگر مما لک میں بھیجا جاتا ہے، بعد میں وہ نوجوان وہاں جا کر سخت ترین کاموں میں لگائے جاتے ہیں، اوران کو غلامی کی زندگی جینا پڑتا ہے۔اس کے علاوہ بڑے پیمانے پر بچوں، اورنو عمر معصوم بچیوں کو کئی بار اغواء کر کے اور کئی بار رقومات کی پیشکش کر خرید فروخت کیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں گزشتہ روز این آئی اے کی ٹیم نے جموں وکشمیر سمیت ملک کی دس ریاستوں میں چھاپہ مار کاروائیاں انجام دی جس میں انسانی اسمگلنگ کے ماڈیول کا پردہ فاش کیا گیا۔وہیں قومی تحقیقاتی ایجنسی نے جموں وکشمیر کے جموں اور رسانبہ اضلاع میں مختلف مقامات پر چھاپے مارے اور اس دوارن ایک غیر ملکی یعنی رہنگیائی شہری کو بھی حراست میں لیا گیا۔ جبکہ ذرائع کے مطابق جموں میں یہ چھاپے میانمار تارکین وطن کی رہائس گاہوں تک ہی محدود تھے جبکہ یہ چھاپے پاسپورٹ ایکٹ کی خلاف ورزی اور انسانی اسمگلنگ سے متعلق کے سلسلے میں مارے گئے ۔ جبکہ این آئی اے نے صرف جموں وکشمیر ہی نہیں بلکہ ملک بھر کی دس ریاستوں میں اسکیورٹی فورسز کے تال میل سے انسانی سمگلنگ کے بڑے نیٹ ورکس کا پردہ فاش کرتے ہوئے مختلف ریاستوں سے کل 44 افراد کو گرفتار کیا۔ تاہم این آئی اے کی جانب سے انجام دی گئی اس کاروائی سے اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ ملک بھر میں انسانی سمگلنگ کا یہ کالا دھندہ آج بھی کسی نہ کسی شکل میں بڑے پیمانے پر کیا جارہا ہے۔جس میں جعلی دستاویزات کی بنیاد پر انسانوں کو مختلف مقاصد کیلئے اسمگل کیا جاتا ہے۔تاہم ضرورت اس بات کی ہے جس طرح این آئی اے نے یہ کاروائی کی اس طریقے کی اور بڑے پیمانے پر کاروائیاں کرنے کی ضرورت ہے تب جا کر کہیں انسانی اسمگلنگ کے ان نیٹ ورکس کو ناکام بنایا جاسکتا ہے۔

# خونریزی کے درمیان جنگ بندی کا مطالبہ

محمد اعظم شاہد

غزہ پٹی میں بے قصور فلسطینی شہریوں پر اسرائیلی حملے برابر جاری ہیں۔پوری دنیا میں امن پسند لوگ اسرائیل کی مذمت میں اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔جنگ بندی کا مطالبہ پُرزور طور پر ہورہا ہے۔اقوام متحدہ کی جنگ ختم کرنے کی ناکام کوششوں کے بعد فلسطینیوں کی نسل کشی genocide روکنے جنگ بندی کی آواز بلند کی گئی ہے۔مظاہرے ہورہے ہیں۔صدائے حق و انصاف کو دبانے کی کوششیں بھی ہورہی ہیں۔اسرائیلی جنگی حملوں کا سلسلہ ہر گزرتے شب وروز کے ساتھ بڑھتا ہی جارہا ہے۔ایک مہینے سے جاری مسلسل وحشیانہ جنگی حملے میں تقریباً دس ہزار فلسطینی جاں بحق ہوچکے ہیں۔جن میں اکثریت معصوم بچوں،عورتوں اور بوڑھے افراد کی ہے۔ان جنگی حملوں میں پچیس ہزار سے زائد افراد زخمی ہیں،جن کا علاج ایک مشکل اور آزمائشی مسئلہ بن گیا ہے۔انتقام کی آگ میں جلنے والا اسرائیل اسپتالوں اور ایمبولینسوں کو اپنی بمباری کا نشانہ بنا رہا ہے۔اسرائیل بڑے زعم وتکبر سے اعلان کررہا ہے کہ غزہ پر زمینی حملوں کے لیے چاروں طرف سے غزہ پٹی کا محاصرہ کرلیا گیا ہے۔بربریت کا کسی بھی جنگ میں اس نوعیت کا مظاہرہ شاید ہی پہلے کبھی دیکھا گیا ہو۔امریکہ کی جانب سے اسلحہ اور فوجی حمایت کے باعث اسرائیل نے جنگ بندی کے مطالبہ کو ٹھکرا دیا ہے۔عالمی برادری اپنا دباؤ بنائے ہوئے ہے۔ آثار مزید بربادی وتباہی اور ہلاکتوں کے کھل کر نظر آرہے ہیں۔ممکن ہے کہ اسرائیلی جارحیت کی مخالفت میں فلسطینیوں کے حامی اسلامی مما لک بالخصوص ایران اور پڑوسی مما لک (غزہ سے لگے ہوئے) جنگ میں شامل ہوجائیں گے۔افسوس کہ کچھ اسلامی مما لک محض مشاورتی اجلاس، جنگ کی مذمت اور جنگ بندی کے لیے پُرامن آواز بلند کرنے تک ہی محدود ہیں۔ ترکی اور ایران نے اسرائیل کے خلاف کھل کر سخت الفاظ میں جس حکمت عملی کا اعلان کیا ہے وہ خوش آئند ہے،مگر امریکہ اور دیگر مما لک جو اسرائیل کے حامی ہیں انھیں غزہ میں ستم رسیدہ فلسطینیوں کی حمایت ہرگز گوارا نہیں ہورہی ہے۔ حماس کے ۷/اکٹوبر کے حملے میں ایک ہزار چار سو اسرائیلی ہلاک ہوئے ہیں۔جوابی حملے میں اسرائیل نے جو تباہی مچاہی ہے وہ اس نامراد ملک کی صہیونی تخریبی ذہنیت کا کھلا اظہار ہے۔خود کو خود مختار ثابت کرکے اسرائیل نے عالمی امن وتحفظِ انسانیت کے تمام رہنما اصولوں کو نظرانداز کردیا ہے۔اپنے دفاع اور تحفظ کے آڑ میں اسرائیل قتل وخون اور غارت گری کی نئی تاریخ رقم کررہا ہے۔اسرائیل جس طرح غزہ میں پھنسے بے یارومددگار لاکھوں فلسطینی بے گھر ہوئے ہیں اور شمالی خطہ سے جنوبی غزہ جانے کے لیے مجبور ہیں مگر نقل مکانی کے لیے راستے غیر محفوظ ہیں۔دن رات بم باری ہورہی ہے۔ جہاں لاکھوں معصوم بچوں کا بچپن اُجڑ گیا ہے، وہیں ہزاروں مائیں اپنے بچوں سے بچھڑ گئی ہیں۔ خاندان کے خاندان ختم ہورہے ہیں۔فلسطینی نوجوانوں کے اُمنگیں اوران کی آزادی ایک فسانہ بن کررہ گئی ہے۔حماس کے حملے کی پاداش میں ہزاروں لاکھوں فلسطینیوں کو جنگ کا نشانہ بنانا اسرائیل کے دوغلے اور دوہرے معیار کا بہیمانہ اعلان ہے۔اسرائیلی خود شاید یہ بھول بیٹھے ہیں کہ ماضی میں ان کی کیا درگت ہوئی تھی۔غزہ میں فلسطینیوں کو صفحۂ ہستی سے مٹادینے کا عزم رکھنے والی اسرائیلی حکومت فلسطین اسرائیل تنازعہ کو ہمیشہ سلگائے رکھنا چاہتی ہے۔ جنگ بندی کے لیے اسرائیلی یرغمالوں کی غیر مشروط رہائی اور حماس کی خودسپردگی کا مطالبہ رکھنے والا اسرائیل کسی بھی طرح کی مصالحت اور مشاورت کے لیے آمادہ نظر نہیں آرہا ہے۔اب حماس اسرائیل جنگ اپنی سرحدوں کو پار کرتے ہوئے ایک بڑی جنگ کا رُخ اختیار کرنے کے ممکنات سے دوچار ہورہی ہے۔ امن عالم کے ٹھیکہ دار امریکہ اوراس کے اندھادھند حمایتی مما لک بھی یہ حقیقت فراموش کرچکے ہیں کہ جنگ خود ہی ایک مسئلہ ہے۔جس سے کسی بھی نوعیت کے مسئلہ کا کسی بھی طرح حل یا سمادھان ممکن ہی نہیں ہے۔یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ حماس نے خیرسگالی کا مظاہرہ کرتے ہوئے چند اسرائیلی یرغمالوں کو رہا کیا اور فلسطینی جو اسرائیلی قید خانوں میں بند ہیں اُن کی رہائی کا مطالبہ کرنے اپنی (حماس کی) تحویل میں تمام اسرائیلی یرغمالوں کی رہائی کی پیش کش کو اسرائیل نے سنجیدگی سے نہیں لیا۔ البتہ اس پیش کش کو حماس کی بے بسی اور مجبوری قرار دیا ہے۔جو جنگ بندی کے ممکنات میں بڑی واضح دشواری۔بین الاقوامی سطح پر اسرائیل کا موجودہ جنگ کے دوران اپنا سفارتی موقف بھی جارحانہ رُخ اختیار کرگیا ہے،ایک ایسا ماحول بنانے کی اسرائیل کوشش میں ہے کہ وہ (اسرائیل) جو کچھ کررہا ہے وہ ہر لحاظ سے جائز ہے۔کتنی مضحکہ خیز یہ حقیقت ہے کہ جس ملک (اسرائیل) کا وجود ہی ناجائز قبضہ کا رہین منت ہے، وہ بھلا اچھے اور بُرے میں تمیز کا کیا شعور رکھے گا۔دُنیا بھر میں امن پسند لوگ اسرائیل کے خلاف مخالفت کا مظاہرہ کرنا ہی مقصود ہے تو اسرائیلی مصنوعات Products یا روزمرہ زندگی میں استعمال ہونے والی اشیا کا اگر بائیکاٹ کرنے کا پختہ ارادہ کریں تو کچھ بات بنے۔اور ہمارے اپنے وطن عزیز میں ہماری جو خارجہ پالیسی فلسطینی کاز کے لیے رہی ہے، اس سے کسی حد تک انحراف کرتے ہوئے موجودہ حکومت فلسطینیوں کے ساتھ ہمدردی بھی دکھا رہی ہے اور اسرائیل کی حمایت بھی کررہی ہے۔مظلوم سے اُلفت بھی، ظالم سے بھی یارانہ، ایسی پیچیدہ صورتحال میں ظالم کی مذمت اور مظلوم سے حمایت کا ہم اظہار کریں بھی تو کیسے کریں!

azamshahid1786@gmail.com cell: 9986831777

# گارنٹی انتخابی حکمت یا مفت کی ریوڑی

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

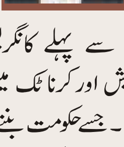

کسانوں کے کھیتوں میں جیسے دھان، سویابین کی فصل پک رہی ہے۔ویسے ہی سیاستداں ووٹوں کی فصل پکانے میں لگے ہیں۔ ہر شہر، قصبہ، گاؤں کا انسان چپ ہے صرف نیتا بول رہے ہیں۔ پانچ سال زندگی کی جدوجہد میں لگے جس عام آدمی کی کسی کو فکر نہیں تھی۔ الیکشن آتے ہی سوکھے ساون میں سہولیات کا سیلاب آ گیا۔کوئی مفت کم قیمت میں گیس سلنڈر، پانچ کلو اناج دینے کا وعدہ کر رہا ہے۔کوئی موبائل، لیپ ٹاپ، اسکوٹی، آئی پیڈ، غریبوں کو پینشن، نقد بھتہ اور قرض معافی کی گارنٹی دے رہا ہے تو کوئی خود کو ہی گارنٹی بتا رہا ہے۔ ہر سیاسی لیڈر، جماعت ووٹروں کے پیچھے دوڑ رہا ہے۔ بڑھ چڑھ کر مفت کی ریوڑیوں کا اعلان کیا جا رہا ہے۔ حکومت انتخابات کو متاثر کرنے کے لئے سرکاری عملے اور وسائل کا بے دریغ استعمال کر رہی ہے لیکن انتخابی کمیشن اور عدلیہ خاموش ہے۔

مدھیہ پردیش اور راجستھان میں گارنٹی کا کھلا کھیل چل رہا ہے۔ وزیر اعظم مودی کانگریس کی گارنٹی کو انتخابی جملہ بتاتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ کانگریس صرف الیکشن جیتنے کے لئے گارنٹی دے رہی ہے۔ الیکشن جیتنے کے بعد وہ بھول جائے گی۔ دوسری طرف بی جے پی گارنٹی کو مودی کی گارنٹی سے جوڑ رہی ہے۔ وہ کہہ رہی ہے کہ یہ مودی کی گارنٹی ہے جو پوری کی جائے گی۔ ادھر گارنٹی کا کھیل شروع کرنے والے کجریوال بھی عام آدمی پارٹی کی گارنٹی کو کجریوال کی گارنٹی بتا رہے ہیں۔ وہیں راہل گاندھی نے نریندر مودی کی گارنٹی پر چٹکی لیتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم کی گارنٹی کا مطلب سو فیصد جھوٹ ہے۔ ان کے منہ سے نکلنے والا ہر لفظ جھونٹ ہے۔ وہ کہہ رہے ہیں اس ملک میں کوئی ذات نہیں ہے۔ یہ سچ ہے یا جھوٹ۔ انہوں نے کہا تھا پندرہ لاکھ ہر خاندان کو ملیں گے کالا دھن آئے گا یہ سچ تھا یا جھوٹ۔ ہر سال دو کروڑ روزگار ملیں گے، کسانوں کی آمدنی دوگنی کی جائے گی، نوٹ بندی سے غریبوں کا بھلا ہوگا، دہشت گردی پر لگام لگے گی، جی ایس ٹی سے چھوٹے کاروباریوں کو فائدہ ہوگا یہ سچ ہے یا جھوٹ؟ یوپی الیکشن کے وقت دیوالی، ہولی پر مفت سلنڈر کی گارنٹی دی گئی تھی۔ وہ ابھی تک پوری ہو پائی کیا؟ گارنٹی پر دلچسپ سیاست ہو رہی ہے۔ ایک کہہ رہا ہے کہ ہماری گارنٹی پر یقین کرو دوسرا کہہ رہا ہے ہماری گارنٹی پر یقین کرو۔

پرینکا گاندھی نے گرہ لکشمی یوجنا کے تحت مدھیہ پردیش میں ہر خاتون کو 1500 روپے ماہانہ گارنٹی دی تھی۔ پڑھو پڑھاؤ اسکیم میں آٹھویں تک کے بچوں کو 500 روپے، نویں دسویں کے بچوں کو ایک ہزار، گیارویں بارہویں کے بچوں کو 1500 روپے ماہانہ دینے کا وعدہ کیا۔ حالانکہ شیوراج سنگھ چوہان نے لاڈلی بہنا اسکیم کا اعلان کر پہلے مہینے 1000 اور دوسرے مہینے 1250 روپے دینا شروع کر دیا۔ لیکن اسکیم کو ڈلیور کرنے میں شیوراج چوہان پوری طرح کامیاب نہیں ہوئے۔ اشوک گہلوت نے بی پی ایل خاندانوں کو گیس سلنڈر 500 روپے میں دینا شروع کیا تو شیوراج نے 450 میں دینے کا اعلان کر دیا۔ جبکہ تلنگانہ میں کے سی آر نے 400 روپے میں گیس سلنڈر دینے کی گارنٹی دی ہے۔

اس سے پہلے کانگریس نے ہماچل پردیش اور کرناٹک میں بھی گارنٹی دی تھی۔ جسے حکومت بننے کے بعد کانگریس نے پورا کیا گیا ہے۔ سابق وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی مفت کی ریوڑیاں بانٹنے کے خلاف تھے۔ ان کا ماننا تھا کہ مفت کی عادت ڈالنے سے عوام کاہل ہو جاتے ہیں۔ یہ کسی بھی ملک کی ترقی کے لئے اچھی علامت نہیں ہے۔

راجستھان میں 2.73 کروڑ مرد اور 2.53 کروڑ خواتین ووٹر ہیں۔ مگر ووٹ ڈالنے کے معاملہ میں خواتین بازی مار لے جاتی ہیں۔ 2018 کے اسمبلی انتخابات میں 74.72 فیصد ووٹ پڑے تھے۔ ان میں مردوں کا ووٹ فیصد 73.49 تھا جبکہ 74.67 فیصد خواتین نے ووٹ دیا تھا۔ تب کانگریس اور بی جے پی کے درمیان 0.54 فیصد ووٹ کا ہی فرق تھا۔ یعنی کانگریس کو بی جے پی سے صرف 1.79 لاکھ ووٹ ہی زیادہ ملے تھے۔ اس لحاظ سے خواتین رائے دہندگان کی اہمیت سمجھ میں آتی ہے۔ گزشتہ تیس سال میں خواتین کی ووٹ دینے میں حصہ داری تیزی سے بڑھی ہے۔ سال 1993 میں قریب 60 فیصد پولنگ ہوا تھا۔ تب 68 فیصد مردوں اور صرف 52 فیصد عورتوں نے ووٹ دیا تھا۔ لیکن اب کہانی بدل گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کانگریس اور بی جے پی کو خواتین ووٹر اور خواتین لیڈر یاد آرہے ہیں۔

کانگریس مدھیہ پردیش، راجستھان، تلنگانہ اسمبلی انتخابات میں خواتین ووٹرس کو لبھانے کے لئے سوچی سمجھی حکمت عملی کے تحت پرینکا گاندھی کو آگے بڑھا رہی ہے۔ خواتین، بچوں سے جڑے اعلانات کو پرینکا کے ذریعہ گارنٹی کی شکل میں سامنے لایا جا رہا ہے۔ تا کہ خواتین کو پوری طرح بھروسہ میں لیا جا سکے۔ راجستھان کے جھنجھنو کی ریلی وزیر اعلیٰ اشوک گہلوت نے پرینکا گاندھی کو گارنٹی کارڈ کی شکل میں سامنے رکھا۔ خاندان کی مکھیا خاتون کو دس ہزار روپے سالانہ دینے اور ایک کروڑ خاندانوں کو 500 روپے میں گیس سلنڈر فراہم کرنے کا اعلان کیا گیا۔ اس سے حکومت پر دس ہزار کروڑ روپے کا اضافی خرچ بڑھے گا۔ راجستھان میں کانگریس اور بی جے پی کے درمیان سخت ٹکر ہے۔

ماہرین کے مطابق یہاں اقتدار کی چابی خواتین اور نوجوانوں کے پاس ہے۔ پرینکا گاندھی کو کانگریس کے ذریعہ میدان میں اتارنے کی وجہ سے بی جے پی نے عرصہ سے حاشیہ پر پڑی وسندھرا راجے سندھیا کو الیکشن میں اتارا ہے۔ لیکن ان کے کئی قریبیوں کو ٹکٹ نہیں دیا گیا۔ یونس خاں ان میں ایک بڑا نام ہے۔ انہوں نے پارٹی بھی چھوڑ دی ہے۔ دونوں جماعتوں میں قریب 50 لوگ ایسے ہیں جن کا ٹکٹ کٹا ہے۔ ان میں 27 صرف بی جے پی کے ہیں۔ مانا جار یا ہے کہ باغی پارٹی کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ بڑا سوال یہ ہے کہ پارٹیوں کو انتخابات میں گارنٹی کی ضرورت کیوں پیش آرہی ہے۔

اپوزیشن پارٹی آگے کی گارنٹی دے تو بھی بات سمجھ میں آتی ہے۔ لیکن اقتدار میں موجود پارٹی جیتنے پر گارنٹی دینے کی بات کہے تو سمجھ جانا چاہئے کہ ماجرا کیا ہے۔ اسے انتخابی حکمت عملی کے بجائے ووٹرس کو لبھانے کے لئے لالچ یا ریوڑی دینا ہی کہا جائے گا۔ اب یہ ووٹرس پر منحصر ہے کہ وہ لالچ کی بنیاد پر اپنے حق رائے دہندگی کا استعمال کریں گے یا ریاست کی بہتری کو دھیان میں رکھ کر۔